حکمتِ سیّد مودودیؒ

دارالاسلام میں پہلے جمعہ کا افتتاحی خطاب

(جو ابھی تک کتابی شکل میں کہیں شائع نہیں ہوا)

جناب محمد یوسف صاحب، منصورہ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ۔ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا ومن یھدہ اللہ فلا مضلّ لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ و اشھد ان لا الہ الّا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان سیدنا محمداً عبدہ ورسولہ۔

"ساری تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ ہی کو پہنچتی ہیں۔ ہم اُس کی حمد وثنا کرتے ہیں۔ اس سے مدد مانگتے ہیں۔ اُس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔ اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہم خدا سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں خود اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے بچائے۔ اللہ جس کو ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اور اللہ ہی جس کو ہدایت نہ دے اُسے کوئی سیدھے راستے پر نہیں لگا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود اُس خدا کے سوا نہیں جو ایک ہے۔ اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

برادرانِ اسلام۔ میں ایک دور دراز علاقے کا رہنے والا، اپنا گھر بار اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو چھوڑ کر آپ کی اس بستی میں صرف اس لیے آیا ہوں کہ میں اسلام اور مسلمانوں

کی کچھ خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یہاں کوئی لالچ کھینچ کر نہیں لایا ہے، نہ میں آپ سے کسی اُجرت کا طالب ہوں۔ میں صرف آپ کے لیے اور سب مسلمانوں کے لیے دُنیا اور عاقبت کی بھلائی چاہتا ہوں، اور اس کام میں اگر مجھے کوئی لالچ ہے تو بس اتنا ہے کہ شاید اس طرح میرا مالک مجھ سے راضی ہو جائے اور میرے گناہوں کو بخش دے۔

بھائیو! اگر تمھارا دل گواہی دے کہ اس کام میں میری مدد کرنا تمھارا فرض ہے، تو میری مدد کرو۔ اور میری مدد اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ خدا اور اس کے رسول کی تعلیم کے مطابق جو کچھ میں تم سے کہوں اس کو قبول کرو، اور جس بات سے منع کروں اس سے باز آجاؤ، اور تمھاری فلاح دارین کے لیے جو کام کروں اس میں میرا ساتھ دو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا اپنے فضل سے میری اور تم سب کی تائید کرے گا، کیونکہ خدا اپنی رحمت سے کسی ایسی جماعت کو کبھی محروم نہیں کرتا۔ جو اس کے حکموں پر چلنے والی اور اس کی راہ میں جہاد کرنے والی ہو۔

بھائیو! مجھے نہ علم میں کامل ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور نہ عمل میں کامل ہونے کا۔ میں تو گناہوں کی دُنیا سے بھاگ کر یہاں پناہ لینے آیا ہوں تاکہ شاید یہاں مجھ کو اپنی اصلاح کرنے اور پورا مسلمان بن جانے کا موقع مل جائے۔ جس طرح دوسرے انسانوں کے علم اور عمل میں کوتاہیاں ہیں، اسی طرح میرے علم و عمل میں بھی ہیں۔ اس لیے میں کبھی یہ نہ چاہوں گا کہ تم آنکھیں بند کر کے میری پیروی کرو اور اگر میں غلطی بھی کروں تو اس میں میرا ساتھ دو۔ نہیں۔ تم میں سے ہر شخص کو اپنے دین کے معاملہ میں چوکنا رہنا چاہیے، اور دیکھنا چاہیے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں خدا اور رسول کی تعلیم کے مطابق کہتا ہوں یا نہیں۔ اگر تمھیں شبہ ہو تو مجھ سے دلیل طلب کرو۔ اگر میں غلطی کروں تو مجھے ٹوک دو اور میری اصلاح کرو۔ اور اگر تم کبھی دیکھو کہ میں خدانخواستہ گمراہ ہو گیا ہوں تو میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ مجھے اپنی بستی سے نکال دینا۔

یہ چند باتیں تھیں جو سب سے پہلے میں آپ لوگوں کے گوش گذار کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بعد، چونکہ آج آپ کی نماز جمعہ میں یہ میرا پہلا خطبہ ہے۔ اس لیے میں آج کے خطبہ میں صرف جمعہ ہی کے متعلق آپ کے سامنے کچھ باتیں بیان کروں گا۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ لوگ ان باتوں کو غور سے سُنیں گے اور یہاں سے واپس جا کر اپنے ان بھائیوں کو بھی سُنا دیں گے جو یہاں نماز

میں شریک نہیں۔

جمعہ کے احکام سننے سے پہلے آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ جمعہ دراصل ہے کیا چیز؟ شریعت نے جتنی عبادتیں آپ پر فرض کی ہیں ان کے دو مقصد ہیں۔ پہلا مقصد یہ ہے کہ آپ میں سے ہر شخص اپنی اپنی جگہ نیک اور پرہیزگار اور خدا ترس بنے۔ اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ خدا کے سب پرہیزگار بندے مل کر ایک جماعت بن جائیں، اور ایک دوسرے کے مددگار بن کر اپنی مجموعی طاقت سے دنیا میں نیکی اور پرہیزگاری اور خدا ترسی کو پھیلائیں۔ اسی لیے آپ دیکھتے ہیں کہ تمام عبادتیں اس طرح پر فرض کی گئی ہیں کہ ان سے یہ دونوں مقصد ساتھ ساتھ حاصل ہوتے جاتے ہیں۔ روزے کو فرض کیا تو اس طرح کہ سارے مسلمانوں کے لیے ایک ہی مہینہ مقرر کر دیا تاکہ سب مل کر ایک وقت میں روزے رکھیں۔ یہ نہیں کیا کہ ہر شخص الگ الگ جب چاہے روزے رکھے اور سال بھر میں تیس روزے پورے کرلے۔ حج فرض کیا تو ساری دنیا کے مسلمانوں کے لیے ایک تاریخ مقرر کی تاکہ تمام حاجی ایک وقت میں ایک جگہ جمع ہوں۔ یہ نہیں کیا کہ اپنی سہولت دیکھ کر جب جس کا جی چاہے حج کر آئے۔ زکوٰۃ فرض کی تو ہر جگہ کے مال دار مسلمان کے ساتھ اس کے غریب بھائی کا جوڑ لگا دیا۔ اسی طرح نماز بھی جب فرض کی تو ساتھ ہی جماعت کی سختی کے ساتھ تاکید کر دی۔

لیکن نماز کا معاملہ دوسری عبادتوں سے ذرا مختلف ہے۔ روزے سال بھر میں ایک مہینہ کے لیے ہیں۔ حج اور زکوٰۃ سال میں صرف ایک مرتبہ کے لیے ہیں۔ مگر نماز تو روزانہ پانچ مرتبہ فرض ہے۔ اس میں ہر وقت جماعت کی پابندی کیسے ہو سکتی ہے۔ ہر شخص کے لیے ہر نماز کو اگر جماعت کے ساتھ ادا کرنا فرض کر دیا جائے تو بڑی مشکل ہو، اس لیے اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نمازوں میں جماعت کی تاکید تو سختی کے ساتھ فرمائی مگر اس کو ایسا فرض نہیں کیا کہ بغیر جماعت کے نماز ہی نہ ہو۔ اس کے معاوضہ میں یہ حکم دیا کہ روزانہ پانچ وقت کے بجائے صرف ہفتہ میں ایک وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ ایسا فرض کہ جماعت کے بغیر یہ نماز ادا ہی نہ ہوگی۔ اور اس میں زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو اکٹھا ہونا چاہیے۔ یہی وہ نماز ہے جس کو نماز جمعہ کہتے ہیں۔

اب جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، تمام عبادتوں کی طرح نماز سے بھی شریعت کے دو مقصد ہیں۔ ان میں سے پہلا مقصد، یعنی ہر ہر شخص کو خدا ترس اور پرہیزگار بنانا تو پنج وقتہ نماز سے حاصل ہو جاتا ہے، مگر دوسرا مقصد، یعنی خدا ترس بندوں کو ایک جماعت بنانا، پنجوقتہ نمازوں سے پوری طرح حاصل نہیں ہوتا۔ اس مقصد کی تکمیل صرف جمعہ ہی سے ہوتی ہے۔ اسی لیے اللہ اور اس کے رسولؐ نے جمعہ کی اس قدر سخت تاکید کی ہے کہ کسی دوسری عبادت کی نہیں کی، اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ جمعہ کو جو شخص جان بوجھ کر چھوڑتا ہے وہ مومن نہیں بلکہ منافق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ۔ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔	اے ایمان والو! جب جمعہ کی نماز کے لیے پکارا جائے تو خدا کی یاد کے لیے دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم علم رکھتے ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَرَکَ ثَلٰثَ جُمُعَاتٍ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ کُتِبَ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ۔	جس نے بغیر کسی عذر کے مسلسل تین جمعے چھوڑ دیے۔ اس کا نام منافقین میں لکھا گیا۔

غور کرو، کتنے مسلمان ہیں جو تین جمعے کیا، سینکڑوں قصداً چھوڑ جاتے ہیں، حتیٰ کہ جن کو جمعہ کے روز یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ آج اُن پر کوئی چیز فرض ہے، اور پھر بھی وہ اپنے آپ کو مسلم اور مومن سمجھتے ہیں۔

دوسری حدیثوں میں ہے:

من کان یومن باللہ والیوم الاٰخر فعلیہ الجمعۃ.....	جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس پر تو جمعہ فرض ہے
فمن استغنی بلھو اَوْ	...... اور جو کھیل کود یا کاروبار

تجارۃ ، استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید ۔	کی خاطر جمعہ سے بے پروا ہو جاتے ، اللہ اس سے بے پروا ہو جائے گا اور اللہ پاک بے نیاز ہے ۔
لینتھین اقوام عن ودعھم الجمعات اولیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین ۔	لوگ جمعہ کی نماز چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا اور وہ بھی غافلوں میں سے ہو جائیں گے ۔

ایک حدیث میں تو حضورؐ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ :

لقد ھممت ان امر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتھم ۔	میں جی چاہتا ہے کہ اپنی جگہ کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کھڑا کر دوں اور ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگا دوں جو جمعہ چھوڑے بیٹھے ہوں ۔

دیکھیے تو سہی ، نبی کریمؐ جو اپنی اُمت پر باپ اور ماں سے زیادہ شفیق تھے ، اور جن کی رحم دلی اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ کسی چیونٹی کو بھی تکلیف دینا انہیں گوارا نہ تھا ، اُن کے دل میں اس گناہ پر کتنی بڑی سزا دینے کا خیال آیا ہے ۔ اس سے اندازہ کیجیے کہ یہ کیسا سخت جرم ہے ۔ مختصر الفاظ میں ، میں صرف اتنا کہوں گا کہ جو شخص جمعہ کو چھوڑتا ہے وہ اسلام کے اصل مقصد کو ضائع کرتا ہے ۔ وہ دین کی جڑ پر ضرب لگاتا ہے ۔ اور مسلمانوں کی جماعت میں رہ کر اس بنیاد کو توڑتا ہے جس پر مسلمانوں کی جماعت قائم کی گئی ہے ۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص جس کشتی میں بیٹھا ہو ، اُسی میں سوراخ کر رہا ہو تاکہ خود بھی ڈوبے اور اپنے ساتھ دوسرے مسافروں کو بھی لے ڈوبے ۔ ایسے شخص کو منافق نہیں تو کیا مومن کہا جائے گا ؟

اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کا فرض کیا ہے ۔ آپ کو نہ صرف خود سختی کے ساتھ جمعہ کی پابندی کرنی چاہیے ، بلکہ اپنے بھائیوں ، دوستوں ، ہمسایوں اور اپنے بالغ بچوں کو بھی ساتھ لانا چاہیے ۔ اور جو لوگ جمعہ سے غفلت کر رہے ہوں انہیں ہر طرح سمجھا کر ، منا کر ، منت

سماجت کرے، اور اگر نہ مانیں تو ڈانٹ ڈپٹ کر آمادہ کرنا چاہیے کہ جمعہ کی نماز میں حاضر ہوں۔

اس سلسلہ میں ایک اور غلط فہمی ہے جس کو میں رفع کر دینا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دیہات میں چونکہ جمعہ کی نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اس لیے دیہات کے باشندوں پر یہ نماز فرض ہی نہیں۔ لیکن یہ خیال غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جمعہ کا مقصد چونکہ مسلمانوں کو جمع کرنا ہے، اس لیے الگ الگ چھوٹے چھوٹے دیہات میں جہاں مسلمانوں کی تھوڑی تھوڑی آبادیاں ہوں، جمعہ قائم کرنے سے روک دیا گیا، کیونکہ اس طرح جمعے کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دیہات کے مسلمانوں پر جمعہ فرض نہیں رہا، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ہر طرف سے سمٹ کر کسی ایک مرکزی مقام پر جمع ہونا چاہیے۔ اور بہت سے دیہات کے مسلمانوں کو مل کر ایک جگہ نماز پڑھنی چاہیے۔ لہٰذا آپ لوگ جو دیہات میں رہتے ہیں، یہ نہ سمجھیں کہ آپ پر سے جمعہ ساقط ہے۔ یہ فرض آپ پر بھی اسی طرح عائد ہوتا ہے جس طرح شہر والوں پر ہے، البتہ آپ الگ الگ اپنے قریوں میں نہ پڑھیں، بلکہ ایک مرکز پر جمع ہو جایا کریں۔

جمعہ کے دوسرے ضروری احکام بھی مختصر طور پر بیان کیے دیتا ہوں۔ آج کے روز غسل کرنا سنت ہے، اور اس کی تاکید کی گئی ہے۔ خدا نے اس دن کو مومنوں کے لیے عید بنایا ہے، اس لیے اس میں جسم کو صاف اور پاک کیجیے۔ جو اچھے سے اچھے کپڑے اللہ نے آپ کو دیتے ہوں وہ پہنیے اور ممکن ہو تو خوشبو بھی لگائیے۔ مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ضرور پڑھیے، اس کی بھی تاکید ہے۔ اس کے بعد آپ چاہیں تو نفل پڑھیں اور چاہیں خاموش بیٹھ کر خدا کو یاد کریں۔ جب امام خطبہ دینے کھڑا ہو تو بات چیت بند کر دیں اور خطبہ کو توجہ سے سنیں۔ اگر کوئی شخص بات کرے تو اُسے اشارے سے منع کیجیے، زبان سے کچھ نہ بولیے، کیونکہ جرم کرنے والے کو روکنے کے لیے خود جرم کرنا حماقت ہے۔ نماز کے لیے جب آپ کھڑے ہوں تو صفیں سیدھی کیجیے۔ ٹیڑھی بنگی صفیں نہ ہونی چاہئیں۔ نمازِ جمعہ کے بعد احتیاط الظہر پڑھنا غلطی ہے اور محققین نے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ صرف

دو چار رکعتیں بطور سنت پڑھنی چاہییں۔

خطبۂ ثانیہ

الحمد للّٰہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔

حاضرین! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ دیہات کے مسلمانوں پر بھی جمعہ اسی طرح فرض ہے جس طرح اہل شہر پر ہے۔ البتہ ان کو الگ الگ اپنے قریوں میں پڑھنے کے بجائے ایک مرکزی مقام پر جمع ہونا چاہیے۔ اب اس علاقہ کے لیے جو انتظام میں نے سوچا ہے، وہ آپ کے سامنے بیان کر دیتا ہوں۔ نماز کے بعد آپ لوگ مجھے بتا دیں کہ آیا یہ انتظام آپ کو پسند ہے یا نہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ جمال پور کی اس بستی سے متصل ایک جگہ "دارالاسلام" کے نام سے آباد کی جا رہی ہے۔ ہمارا مقصد اس مقام کو اسلام کا ایک مرکز بنانا ہے اور اسی مقام پر بیٹھ کر ہم اس علاقہ میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے میری رائے میں یہ مناسب ہے کہ آئندہ سے دارالاسلام کی مسجد کو اس علاقہ کی جامع مسجد قرار دیا جائے۔ گرد و پیش کے دیہات میں سے جو لوگ پانچ پانچ میل کی حد میں رہتے ہیں، ان سب کو جمعہ کے لیے اس مسجد میں آنا چاہیے۔ اگرچہ یہاں ابھی کوئی بازار نہیں ہے، اور آپ لوگوں کو کچھ عرصہ تک اس سے تکلیف ضرور ہوگی، کیونکہ جمعہ کے لیے مرکزی مقام ایسا ہی ہونا چاہیے جہاں سے دیہات کے لوگ نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنی ضروریات کی چیزیں بھی خریدکر لے جا سکتے ہوں۔ لیکن یہ تکلیف بہت جلد رفع ہو جائے گی۔ یہاں ہر قسم کی دکانیں کھولنے کا انتظام کیا جا رہا ہے، اور مجھے امید ہے کہ یہ انتظام عنقریب ہو جائے گا۔

پانچ میل کی حد محض سہولت کو مدنظر رکھ کر مقرر کی گئی ہے۔ آگے چل کر اس حد کو بڑھایا وسیع کیا جا سکتا ہے۔ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ جن دیہات کے باشندے جامع مسجد

میں نماز پڑھ کر رات سے پہلے پہلے اپنے گھر پہنچ سکتے ہوں، ان کو جامع مسجد میں آنا چاہیے۔ اِس لحاظ سے ہم باہمی مشورہ کرکے اور آمد و رفت کے ذرائع کو پیشِ نظر رکھ کر اِس حد کو گھٹا یا بڑھا سکتے ہیں۔

آیئے، اب درود و سلام بھیجیے اپنے آقا اور مولیٰ رسول رب العلمین و خاتم النبیین پر۔ اللّٰھم صلّی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک و سلّم۔ اس کے بعد دُعائے رحمت کیجیے، حضورؐ کے اصحاب و اہل بیت پر اور خصوصاً آپ کے خلفا حضرات ابوبکر صدیق، عمر ابن الخطاب، عثمان ابنِ عفان اور علی ابن طالب پر جو نبی کریم کا صحیح اتباع کرکے ہمارے لیے ایک روشن راستہ چھوڑ گئے ہیں، رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ اس کے بعد دُعا کیجیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم کو راہ راست پر قائم رکھے، اور گمراہی سے بچائے۔ خدا یا ہمیں حق کو حق کرکے دکھا اور اُس کی پیروی کی توفیق دے۔ اور ہمیں باطل کو باطل کرکے دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق دے۔ خدا یا جو تیرے دین کی مدد کرے تو اُس کی مدد کر اور ہمیں اس کا ساتھی بنا اور جو تیرے دین سے منہ پھیرے، تو بھی اس سے منہ پھیر لے اور ہمیں اس کے فتنہ میں پڑنے سے بچا۔

عباد اللہ۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی۔ یعظکم لعلکم تذکرون۔ اذکروا اللہ یذکرکم وادعوہ یستجب لکم ولذکر اللہ تعالیٰ اعلیٰ واولیٰ واعز واجل واھم واتم واقویٰ واکبر۔

نوٹ:۔ نماز کے بعد تمام حاضرین نے بالاتفاق دار الاسلام کی مسجد کو جامع مسجد قرار دیا اور اس کے بعد سے وہاں اقامتِ جمعہ کا سلسلہ شروع ہوگیا۔[1]

---

[1] ترجمان القرآن ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ